Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۳ صلح ۱۳۵۳ ہش ۱۳ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل دن بھر میں چکروں کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ناسازیٔ طبع کے باعث کل نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے نماز سنتِ جمعہ نماز باجماعت کی فرضیت نیز دینی اور معاشرتی نقطۂ نگاہ سے اس کی بنیادی اہمیت پر بہت ایمان افروز خطبہ دیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ عبادت مومن کے لئے روح و رواں کی حیثیت رکھتی ہے اس کے بغیر روحانی زندگی کا تصور سرے سے ممکن ہی نہیں ہے۔ عبادت کی وہ شکل جسے اسلام ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

احبابِ جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت ضروری اور اہم پیغام

"مخلصینِ جماعت "صد سالہ جشن فنڈ" میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں"

"اس فنڈ کے وعدہ جات مجھے مجلس مشاورت سے قبل بھجوا دیئے جائیں"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ کرام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی ایک مہم کا آغاز کرتے ہوئے ایک بہت بڑے منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اس ضمن میں میں نے مخلصینِ جماعت سے آئندہ سولہ سال میں اس عظیم منصوبہ کی تکمیل کے لئے اڑھائی کروڑ روپیہ جمع کرنے کی اپیل کی تھی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ اس اعلان کے ذریعہ میں مخلصینِ جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اس سلسلہ میں دوست تین باتیں یاد رکھیں:-

ا۔ "صد سالہ جشن فنڈ" کے وعدہ جات مجھے مجلس مشاورت سے قبل بھجوا دیئے جائیں۔

ب۔ وعدہ جات بھجواتے ہوئے صرف موجودہ آمد ہی کو مدِّنظر نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور اسی کے بھروسے پر آئندہ سولہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر جو بے انتہا فضل اور رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپکی آمدنیوں میں آپکی اُمید سے کہیں بڑھ کر برکتیں دیگا اُنہیں بھی مدِّنظر رکھ کر وعدہ بھجوایا جائے!

ج۔ اس سلسلہ میں نقد رقوم اور چیک (اس ہدایت کیساتھ کہ یہ رقم "صد سالہ جشن فنڈ" کی مد میں داخل کی جائے) براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں!!

اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور آئندہ آپ کو پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے (آمین)۔

۱۰ صلح / جنوری ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء

مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلے سے زیادہ تندہی سے کام کریں اور حُسنِ کارکردگی کے ایسے نقوش چھوڑ جائیں جو صدیوں تک قائم رہیں

خدا کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی فوج میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق بہترین خدمات بجا لانیوالے ہوں

کارکنان جلسہ سالانہ سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

مورخہ ۲۲ر فتح ۱۳۵۲ ہش / ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو ساڑھے چار بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے کارکنان سے جو خطاب فرمایا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :- (خاکسار یوسف سلیم شاہد ایم۔ اے۔ انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اگرچہ ہر سال ہی ہمارا جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات کو سمیٹے ہوئے ہم تک پہنچتا اور ہمیں اپنی برکات سے مالا مال کرتا ہے لیکن بعض جلسے بعض خصوصیات رکھتے ہیں۔ یہ جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے

بعض اہم خصوصیات کا حامل

ہے۔ جن بھائیوں، بزرگوں اور عزیز بچوں اور اسی طرح بچیوں اور مستورات کو اِس جلسہ میں مہمانوں کی خدمت کرنے کا موقع ملے گا، وہ اس ہراول دستے سے تعلق رکھتے اور رکھتی ہوں گی جو ایک بڑے منصوبے کی ابتداء کرنے والا ہے جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جلسہ سالانہ پر کیا جائے گا۔

پس وہ مہم اور وہ منصوبہ جو ایک لمبے عرصہ پر پھیلا ہوا ہو گا اور تاریخ احمدیت کے ایک اہم موڑ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، اس کا اعلان تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے، اپنے وقت پر ہو گا لیکن اس جلسہ کی اہمیت کے پیشِ نظر

مَیں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ ایک تو آپ اپنی ذمّہ داریوں کو بطریقِ احسن نباہنے کی کوشش کریں۔ پہلے سے زیادہ تندہی سے کام کریں۔ پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے سے زیادہ ہمّت کے ساتھ حُسنِ کارکردگی کے ایسے نقوش چھوڑ جائیں جنہیں اِس جلسہ کے بعد صدیوں تک انسان یاد رکھیں۔

اِس جلسہ سالانہ کی ایک تھوڑی سی اہمیّت یہ ہے کہ اِس میں بیرونی ممالک کے وفود بھی شامل ہو رہے ہیں۔ گویا اِس جلسہ سالانہ میں بیرونی ملکوں کے احمدیوں کے وفود کی شمولیت کی ابتداء ہو رہی ہے۔ یہ ابتداء ہے اس کی انتہاء اس وقت ہو گی جب ساری دنیا کے وفود بڑی کثرت سے جلسہ سالانہ میں شامل ہُوا کریں گے۔ اِس اہمیت کے پیشِ نظر بھی کارکنان کی ذمّہ داریاں پہلے سے بڑھ گئی ہیں۔ اِس لئے

میری دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو جزاء دیتا اور شکر کے ساتھ انسان کی حقیر قربانیوں کو قبول فرماتا ہے اور اپنی رضا کی جنّتوں سے نوازتا ہے۔ حقیقی قبولیت تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے لیکن بندوں کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ شکر کے ساتھ ایک دوسرے کے کاموں کو سراہا کریں اور ایک دوسرے کے مشکور بنا کریں۔

پس اس شکر کے نتیجہ میں جو میرے دل میں آپ کے لئے پیدا ہونا چاہیئے اور ہمیشہ رہتا ہے اور اب بھی موجود ہے اور جلسہ سالانہ کی اِس خصوصیت کی وجہ سے جو اس کو حاصل ہونے والی ہے مَیں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ وہ تمام رضا کار جو اِس جلسہ کے نظام کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے ہوں اور تندہی کے ساتھ اپنی ذمّہ داریوں کو نباہنے والے ہوں، غفلت برتنے والے نہ ہوں اُن کے نام اکٹھے کر کے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کر دیئے جائیں تاکہ اس طرح پر ہماری اس رضا کار فوج میں جس میں بڑی بھاری اکثریت کم عمر بچّوں اور نوجوانوں کی ہوتی ہے اور جو بڑے مجاہدانہ رنگ میں دن رات مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اُن کے نام کسی پر احسان رکھنے کی خاطر نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کی دعاؤں کے حصول کے لئے اکٹھے شائع ہو جائیں۔ خدا کرے آنیوالی نسلیں آپ سب کو اور آپکی نسلوں کو دعائیں دینے والی ہوں۔

میری یہ بھی دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو اس مقام کو جس پر تاریخ احمدیت پہنچی ہے اور اُن اہم تبدیلیوں کو جو اسلام کے عالمگیر غلبہ کے حق میں دُنیا میں رونما ہونیوالی ہیں سمجھنے اور ان کے مطابق اپنی ذمّہ داریوں کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائے آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ فرشتے آپ کے کام میں حُسن پیدا کرنے والے ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی فوج میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق بہترین (CONTRIBUTIONS (کانٹری بیوشنز) خدمات بجالانے والے ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب ہم دعا کر لیتے ہیں ٭

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

اللہ تعالیٰ کی منشاء یہی ہے کہ تمام بنی نوعِ انسان ایک خاندان کے افراد بن جائیں

مورخہ ۲۳ر فتح ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

اس موقعہ پر خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:-

"اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک تو میرے چھوٹے بھائی مرزا حفیظ احمد صاحب کی بچی عزیزہ امۃ الرافع کے نکاح کا اعلان ہو گا۔ یہ نکاح میری ہمشیرہ امۃ الحکیم صاحبہ کے بڑے بیٹے سے قرار پایا ہے۔

ہماری یہ ہمشیرہ بھی بڑی خاموش طبع، ہر وقت دعاؤں میں لگی رہنے والی اور اپنے بچوں کی بڑی اچھی تربیت کرنے والی ہیں۔ خدا کرے کہ ہر دو (یعنی میرا بھائی اور میری بہن) جن خواہشات کے ساتھ اور جن

دعاؤں کے ساتھ

اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں پر جس توقع کے ساتھ یہ رشتہ کر رہے ہیں اس کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نسل سے جو خواہش کی ہے اس کے مطابق بھی یہ رشتہ مبارک ہو اور سب کے لئے خیر و برکت کا باعث بنے۔

اسی طرح دوسرے دو رشتے بھی جن کا اس وقت اعلان ہو گا، خیر و برکت کا موجب بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہونے اور آپ سے عہد وفا باندھنے کی وجہ سے ایک ہی خاندان کے افراد بنا دیا ہے۔ اب

خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے

کہ اسلام کو آخری فتح نصیب ہو۔ دنیا میں تمام بنی نوع انسان ایک ہی خاندان کے افراد بن جائیں۔

پس اس لحاظ سے ہم سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ اس لئے سب کے لئے ایک ہی قسم کی خواہشات ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایک ہی قسم کی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب رشتوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر ہمارا ایک ہی قسم کا عاجزانہ توکل ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہماری ان خواہشوں کو پورا کرے گا اور ان دعاؤں کو قبول کرے گا جو ان نکاحوں کے اعلان پر کی جا رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی ان برکات سے نوازے گا جسکی بشارتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند

حضرت مہدی معہود علیہ السلام

کو دی گئی ہیں۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے عزیزہ امۃ الرافع صاحبہ جو میرے چھوٹے بھائی مرزا حفیظ احمد صاحب کی بچی ہیں اور بڑی نیک خصلت ہیں، ان کا نکاح عزیزم مکرم سید مولود احمد صاحب جو مکرم محترم سید داؤد مظفر احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں اور میری ہمشیرہ امۃ الحکیم صاحبہ کے بڑے بیٹے ہیں، کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ مہر کی یہ رقم ہمارے خاندان میں مقرر ہونے والے مہر سے کچھ زیادہ نظر آئے گی لیکن چونکہ عزیزم سید مولود احمد صاحب انجنیئر ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ دنیوی لحاظ سے بھی انشاء اللہ دوسروں سے آگے نکلنے والے ہوں گے، اس لئے مہر زیادہ رکھا گیا ہے۔

دوسرا نکاح عزیزہ بچی سیدہ امۃ العزیز صاحبہ کا ہے جو مکرم محترم سید عبد القیوم صاحب کی بچی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم مکرم سید مبشر محمود صاحب ابن مکرم محترم سید عبد الرشید صاحب کے ساتھ تین ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

تیسرا نکاح عزیزہ بچی مبارکہ نسرین صاحبہ کا ہے جو مکرم محترم چوہدری مقبول احمد صاحب شیخوپورہ کی بچی ہیں اور احمدیت کے فدائی اور جان نثار مکرم محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم کی نواسی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم مکرم کیپٹن مبارک احمد صاحب باجوہ جو مکرم محترم چوہدری شیر محمد صاحب باجوہ مرحوم چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا کے صاحبزادہ ہیں ان کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

ایجاب و قبول کے بعد ان رشتوں کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے حضور نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ (یوسف سلیم انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

(۲)

اللہ تعالیٰ نے ہر شعبۂ زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے

مورخہ ۲۲ر فتح ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مندرجہ ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

"اس وقت میں جس نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ عزیزہ بچی مجیدہ اختر صاحبہ بنت مکرم محترم چوہدری محمد علی صاحب باجوہ ساکن چک ۳۲ جنوبی سرگودھا کا ہے جو پانچ ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب شاہد سے قرار پایا ہے۔

عزیزم مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب واقف زندگی اور شاہد ہیں۔ اور کل ہی غانا میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں۔ میں انہیں بنیادی طور پر یہ نصیحت کروں گا کہ صرف ازدواجی رشتہ کے سلسلہ ہی میں نہیں بلکہ

زندگی کے ہر شعبہ میں

اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس لئے تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرتے ہوئے وہ اشاعتِ اسلام کے لئے غانا میں ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اسی طرح انہوں نے وقفِ زندگی کا جو عہد اپنے رب کریم سے باندھا ہے اسے وفا کے ساتھ نباہنے کی بھی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور عزیزم نصیر احمد صاحب کو اپنی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایجاب و قبول کے بعد اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت ہونے کیلئے حضور نے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

(خاکسار یوسف سلیم انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حجّ کے احکام اور اُن کا فلسفہ

محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب

جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ میں ۲۸ دسمبر کو پہلے اجلاس میں محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

حج کی فرضیت:

ہمارے لئے حج کو اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح نماز، روزہ اور زکوٰۃ کو۔ البتہ اس میں استطاعت شرط رکھی ہے تاکہ انسان پر ایسا بوجھ نہ پڑے جسے وہ اٹھا نہ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔"
(آل عمران آیت: ۹۸)

یعنی اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ ان میں سے جو بھی اس تک جانے کی استطاعت رکھیں۔

استطاعت میں یہ باتیں داخل ہیں:۔

(۱) زادِ راہ کا ہونا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
"وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی" (البقرہ ۱۹۸)
یعنی حج کے لئے زادِ راہ ساتھ لو اور (تقویٰ بھی اختیار کرو۔ کیونکہ) بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

(۲) صحت کا ہونا۔ بیماری کی حالت میں اتنا لمبا سفر جس میں مختلف طور پر بڑی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے تکلیف مَا لَا یُطَاقُ ہے۔

(۳) راستے کے امن کا ہونا تاکہ انسانی جان خطرے میں نہ پڑے چنانچہ ایک حدیث میں یہ تینوں باتیں بیان کی گئی ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج سے نہ روک رکھا ہو۔ ظاہری حاجت نے۔ یا ظالم بادشاہ نے، یا خطرناک مرض نے اور وہ مر گیا اور حج نہ کیا اس کا مرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کسی یہودی کا یا نصرانی کا۔" (دارمی)

اس حدیث میں نہ صرف استطاعت کی تشریح کی گئی ہے بلکہ حج کی اہمیت بھی بتائی گئی ہے۔

حج کی فرضیت کے متعلق دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ" (البقرہ ۱۹۷)

یعنی حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پورا کرو۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔

"وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔" (حج ۲۸)

یعنی۔ لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کیا کریں اور اس کیلئے وہ تیرے پاس خواہ پیدل آئیں خواہ اونٹنیوں پر آئیں جو لمبے سفر کی وجہ سے دُبلی ہو جائیں اور خواہ وہ کتنی ہی دور سے گہرے یا خراب راستوں سے آئیں یعنی جس طور سے بھی وہ آ سکیں اور جتنے بھی دشوار گذار راستے انہیں طے کرنے پڑیں انہیں حج کے لئے آنا چاہیئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ فرض کیا گیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ۔ گویا یہ ایسی عبادت ہے جو اسلام سے پہلے بھی اسی شکل میں موجود تھی۔ البتہ مرورِ زمانہ سے اس میں جو خرابیاں داخل کر دی گئی تھیں وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دور فرما دیں۔ قرآن کریم نے بھی یہ فرما کر کہ۔

"ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ" (البقرہ ۲۰۰)

یعنی (عرفات سے آتے ہوئے) جہاں سے لوگ واپس لوٹتے رہے ہیں وہیں سے تم بھی واپس لوٹو۔ اس بارے میں کفار کے مطابق کرنے کا ارشاد فرمایا جو درحقیقت ابراہیمیؑ سنت ہی چلی آرہی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات مبارکہ میں حج کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن فرمایا ہے اور اس کی فضیلت بھی بہت کچھ بیان فرمائی ہے یہاں چند ایک حدیثیں دی جاتی ہیں:۔

(۱) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُنِیَ الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ والحج و صوم رمضان"
(بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الایمان)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا

(۲) عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا۔ قال صدقت۔ فعجبنا لہ یسئلہ ویصدقہ۔ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔ قال صدقت۔ قال فاخبرنی عن الاحسان۔ قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک .... الخ
(بخاری و مسلم)

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اچانک آ گیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بال بہت کالے۔ اس پر سفر کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہو رہا تھا۔ اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانو کے ساتھ زانو ملا کر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے اور عرض کی کہ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کا رسول ہے اور تو نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور حج بیت اللہ کرے اگر تجھ میں وہاں جانے کی استطاعت ہو۔ اس نے کہا۔ آپ نے ٹھیک کہا۔ پھر اس نے پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے ایسے طور سے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو گویا تجھے خدا دیکھ رہا ہے۔ (الخ)

اس کا اگلا حصہ قیامت کے متعلق ہے جسے میں نے چھوڑ دیا ہے۔

آخر میں ہے کہ وہ سوال کرنے والا چلا گیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تم اس سائل کو جانتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ وہ جبریلؑ تھا جو تمہاری تعلیم کے لئے بھیجا گیا تھا۔

اس حدیث میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو اسلام کی پانچ بنیادوں میں سے ایک فرمایا ہے لیکن قرآن کریم کی طرح اس کی فرضیت کو استطاعت کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ زکوٰۃ بھی اصطلاحی معنوں میں صاحب نصاب ہونے کے ساتھ وابستہ ہے اگرچہ مطلق اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے لحاظ سے سب پر فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق دین کی خدمت کے لئے خرچ کریں۔ روزے کے حکم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مستقل بیماری یا زیادہ بڑھاپے کی حالت میں اس کا متبادل فقیر کو کھانا کھلانا رکھا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان پر ایسا بوجھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ڈالا جسے وہ اٹھا نہ سکے

(۳) "عن ابی ھریرۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول اللہ فسکت حتی قالھا ثلاثا فقال لو قلت نعم لما استطعتم ثم قال ذرونی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم واختلافھم علی انبیاءھم فاذا امرتکم بشیء فاتوا ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیء فدعوہ"۔ (مسلم)

ترجمہ:-

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں خطبہ فرمایا اور کہا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو ایک شخص نے کہا کیا یا رسول اللہ! ہم ہر سال حج کیا کریں۔ حضورؐ خاموش رہے۔ حتی کہ اس شخص نے تین دفعہ یہی سوال کیا۔ تب حضورؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر فرمایا جو بات میں چھوڑ دوں تم بھی اسے رہنے دیا کرو کیونکہ تم سے پہلے کئی کثرت سوال اور اپنے انبیاءؑ کے ساتھ اختلافات کی وجہ سے ہلاک ہو گئے پس جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے جہاں تک تمہاری طاقت ہو بجا لاؤ اور جب کسی چیز سے روکوں تو اس سے رک جاؤ۔

(۴) "عن ابی ھریرۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال الجھاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور۔ (بخاری و مسلم)

یعنی:-

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا۔ پھر کونسا؟ فرمایا حج مقبول۔

(۵) "وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ"۔ (بخاری و مسلم)

یعنی:-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے حج کیا اور اس میں اپنی بیوی سے صحبت نہ کی یا شہوانی باتیں نہ کیں اور نہ ہی کوئی نافرمانی کی وہ حج سے اس طرح لوٹیگا جس طرح وہ اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (یعنی گناہوں سے پاک ہو کر)

(۶) "وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ" (بخاری و مسلم)

یعنی:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔

(۷) "وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ"۔ (بخاری و مسلم)

یعنی:-

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

(۸) "وعنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی رکبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرفعت الیہ امرأۃ صبیا فقالت الھذا حج قال نعم ولک اجر"۔ (مسلم)

یعنی:-

حضرت ابن عباسؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر کچھ سواروں کو ملے اور حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ مسلمان ہیں۔ پھر انھوں نے حضورؐ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا رسول۔ تو اس پر ان میں سے ایک عورت نے ایک بچے کو حضور کے سامنے اونچا کیا اور پوچھا کہ کیا اس پر بھی حج ہے؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ہے۔

(۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کھانے پینے کا خرچ ہو اور سواری کا خرچ بھی رکھتا ہو اور پھر اس نے حج نہ کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں اور یہ اس لئے کہ خدا نے فرمایا ہے۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔" (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ)

(۱۰) "حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور نکاح کا ترک کردینا اسلام میں سے نہیں" (ابوداؤد)

(۱۱) "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا ارادہ کرے تو جلدی سے اسے پورا کرے۔" (ابوداؤد۔ دارمی)

(۱۲) حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کرنے والے خدا تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور مغفرت چاہتے ہیں تو بخش دیتا ہے۔" (ابن ماجہ)

(۱۳) حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ تین شخص خدا کے مہمان ہیں۔ جہاد کرنیوالا حج کرنیوالا اور عمرہ کرنے والا" (نسائی۔ بیہقی)

(۱۴) "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔" (احمد۔ نسائی۔ دارمی بحوالہ مشکوٰۃ)

(۱۵) "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے آپؐ نے فرمایا ہاں۔ ان پر بھی ایسا جہاد فرض ہے جس میں خونریزی نہیں اور وہ حج اور عمرہ ہے۔" (ابن ماجہ)

(۱۶) حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا نام فلاں جنگ میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانے والی ہے آپؐ نے فرمایا تو اپنی عورت کے ساتھ جا اور اسکے ساتھ حج کر۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حاجی کی کیا صفت ہے فرمایا غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ حج میں کون سی باتیں زیادہ ثواب رکھتی ہیں فرمایا لبیک کے ساتھ آواز بلند کرنا اور قربانی کے خون کا بہانا تیسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ سبیل سے کیا مراد ہے (یعنی من استطاع الیہ سبیلا سے) فرمایا کھانے کا سامان سارے سفر کیلئے اور سواری۔" (شرح السنہ بحوالہ مشکوٰۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب حج کرنے کا طریق بیان کیا جاتا ہے نیز یہ کہ اس کے فرائض کیا ہیں جن میں سے کسی کو چھوڑ دیا جائے تو حج نہیں ہوتا۔ اور اس کے واجبات کیا ہیں جن کو اگر ادا نہ کیا جائے تو حج ناقص رہتا ہے اور اس کے ثواب میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے

سفر حج کی تیاری

پہلا کام سفر حج کی تیاری کرنی ہوتی ہے اس کے لئے پاسپورٹ اور ویزا کے علاوہ تین چار ہفتے پہلے تین قسم کے احتیاطی ٹیکے لگوانے ہوتے ہیں جن کا اندراج ایک کاپی میں کر کے کاپی حاجی کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ویزا کراچی میں سعودی عرب کا قونصل دیتا ہے۔ پاسپورٹ پر ہی اس کا اندراج ہو جاتا ہے اس کے لئے کوئی درخواست نہیں دینی پڑتی بلکہ پاسپورٹ اور ٹکٹ دفتر میں چھوڑ آنے پر ویزا مل جاتا ہے سفر سے پہلے کراچی میں پانچ روز قیام ضروری ہے جس کے بعد یہ سرٹیفکیٹ جاری ہوتا ہے کہ اتنے دن ہیضہ سے مبرا علاقہ میں گزارے گئے۔ حج کے دنوں میں لاکھوں انسانوں کے اجتماع اور صفائی کے سامانوں کی کمی کی وجہ سے جو گند پڑتا ہے اور خوراک بھی طبیعت کے موافق میسر نہیں آتی اس سے ہیضہ کا سب سے زیادہ ڈر ہوتا ہے اور اگر ایک دفعہ یہ وبا پھیل جائے تو اس کا روکنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے اسلئے ہیضہ وغیرہ کے ٹیکوں کے علاوہ ہیضے سے مبرا علاقہ میں چند دن گزارنے اور پھر سفر سے چوبیس گھنٹے قبل بعض جراثیم کو مارنے والی گولیوں کا استعمال ضروری قرار دیا گیا ہے اس کے بغیر سفر کی اجازت نہیں جدہ میں پہنچ کر سب سے پہلے جہاز میں ہی خواہ وہ ہوائی جہاز ہو یا سمندری ان کاغذات کی پڑتال ہوتی ہے اور اگر ان میں کوئی نقص ہو تو جدہ میں داخل ہونے نہیں دیتے۔

بعض لوگ وقت بچانے کی خاطر فرضی سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں اس سے ان کے حج کے دنوں میں بیمار پڑ جانے کا سخت خدشہ ہوتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنی چاہیئے اور صدق دلی سے سب مقررہ احتیاطیں کرنی چاہئیں۔

سفر کرنے سے پہلے معلم کا انتخاب بھی کرنا پڑتا ہے۔ سعودی عرب کے قواعد کی رو سے ہر ایک کے لئے معلم مقرر کرنا ضروری ہے تا کہ حج کرنے میں اس کی راہنمائی ہو اور وہاں انتظام وغیرہ میں آسانی ہو۔ کراچی میں ہی سامان پر معلم کے نام کی چٹیں لگائی ہوتی ہیں۔

حج کا آغاز

حج کا آغاز احرام باندھنے سے ہوتا ہے جو حج کے فرائض میں سے پہلا فرض ہے اور جس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ احرام کے لئے ایک چادر بھی ہو سکتی ہے اور دو بھی ہو سکتی ہیں۔ چادر سفید اور اَن سلی ہونی چاہیئے اگر ایک چادر ہو تو نصف کمر میں لپیٹی جاتی ہے اور نصف اوپر۔ جیسے دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا جاتا ہے دو چادریں ہوں تو ایک نچلے حصہ کے لئے استعمال کی جائے اور دوسری اوپر کے لئے۔ سردی سے بچاؤ کے لئے اوپر گرم اَن سلی چادر بھی استعمال ہو سکتی ہے لیکن وہ رنگدار نہ ہو اور سادہ ہو۔ سر ننگا رکھنا ہوتا ہے۔ پاؤں میں چپل پہنا جاتا ہے چونکہ احرام میں نقدی رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی

اسلئے

ایک پیٹی باندھ لی جاتی ہے جس میں نقدی رکھنے کے لئے خانے بنے ہوتے ہیں

احرام باندھنے سے پہلے وضو یا غسل کرنا ہوتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اتارے اور غسل فرمایا اور پھر احرام باندھا (ترمذی، دارمی بحوالہ مشکوٰۃ)

محرم کے لئے کونسے کپڑے پہننے منع ہیں اس کے متعلق ایک حدیث میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم (احرام باندھنے والا) کپڑوں میں سے کیا کیا چیز پہن سکتا ہے آپ نے فرمایا نہ تو قمیص پہنے نہ عمامہ باندھے، نہ پاجامہ پہنے نہ ٹوپی اوڑھے نہ برساتی اوڑھے اور نہ موزے پہنے مگر جس شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن پاؤں کے اوپر سے اُسے کھول دے۔ اور نہ ان کپڑوں میں سے کوئی کپڑا پہنے جس میں زعفران اور ورس (ایک خوشبودار گھاس) لگی ہو۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ محرم عورت نقاب نہ ڈالے۔ اور نہ دستانے پہنے (مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ محرم اگر جوتیاں نہ پائے تو موزے پہن لے اور تہ بند نہ پائے تو پاجامہ پہنے۔

(بخاری و مسلم)

احرام باندھنے کے لئے مختلف اطراف سے آنے والوں کے لئے مختلف مقامات ہیں۔ پاکستان سے جانیوالوں کے لئے میقات (احرام باندھنے کا مقام) یلملم پہاڑی ہے جسے اب سعدیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پہاڑی مکہ مکرمہ سے قریباً تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ سمندری جہاز جب یلملم کے محاذ پر پہنچتا ہے تو اس کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ تمام لوگ احرام باندھ لیں ہوائی جہاز چونکہ کراچی سے جدہ کے لئے صرف چار گھنٹے لیتا ہے۔ (بمقابلہ سمندری جہاز کے جو ایک ہفتہ لیتا ہے) اور یلملم کے محاذ سے بہت جلد آگے نکل جاتا ہے اسلئے ہوائی جہاز سے سفر کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کراچی میں ہی احرام باندھ لیں۔

احرام باندھنے سے احرام کھولنے تک تلبیہ (یعنی لبیک کہنا) واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے اس طرح تلبیہ کہتے سنا۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

آپ ان الفاظ سے زیادہ نہ کہتے۔
بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ

ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔ ہم حاضر ہیں اے ہمارے اللہ۔ ہم حاضر ہیں۔ حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں یقیناً سب تعریف تیرے لئے ہے اور سب نعمت تیری طرف سے ہے اور بادشاہت بھی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

احرام اور تلبیہ کے ساتھ گویا انسان فقیرانہ اور والہانہ حالت میں اپنے خدا کے حضور میں حاضر ہو جاتا ہے اور اس کا اظہار اپنی حالت اور اپنے منہ سے کرتا چلا جاتا ہے۔ (باقی)

ھُوَالشَّافِی
دانت اچھے صحت اچھی
اپنے دانتوں کا معائنہ کیجئے
اگر مسوڑھ کی تکلیف ہو تو انٹی پائیوریا اور اگر دانتوں کے گھن کی تکلیف ہو تو انٹی کیریز استعمال کریں۔ فی کورس -/۱۰
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۴۷

زدجام عشق
طاقت کی مشہور دوا۔ مقوی اعصاب و مقوی اعضائے رئیسہ لاثانی نسخہ قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

درخواست دعا

میری لڑکی امۃ الحفیظ بیگم ۱۵ روز سے سخت بیمار ہے اور بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں سول ہسپتال سرگودہا میں زیر علاج ہے۔
احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

چوہدری محمود خان آڑھتی
غلہ منڈی گکھڑ

الفضل
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

زدجام عشق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ترتیب دیا ہوا نسخہ اعضاء اور پٹھوں کی طاقت کیلئے لاجواب ہے مردانہ طاقت میں بے مثال ہے قیمت ۲۰ گولی چھ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین، لٹھا، کیمبرک، فلالین۔ رنگدار و پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ

لائلپور

فون ملز ـــ ۷۹۴۶

فون آفس منڈی ـــ ۲۴۸۳

فون آفس گول کپڑا ـــ ۶۳۵۴

ہر شہر کی مارکیٹ سے

سفینہ کا مال طلب کریں

اپنے کاروبار کے فروغ کے لئے

الفضل میں اشتہار دیجئے

ھوالشافی

بواسیر

کی حیرت انگیز دوا

پائلز کیور PILES CURE

صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام۔ چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/ روپے بذریعہ خط مفید لٹریچر مفت

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

لاہور، کراچی

ہیڈ آفس:

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی: ربوہ

فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دینا ضروری ہے (منیجر)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں" (الفضل ۲۷

سہرے کی گولیاں ٭ زوجام عشق قیمت ایک سو بیس روپے۔ فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی۔

منیجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

زچگی کے مختلف مراحل میں

معاون دایہ ادویات

سے استفادہ فرمائیں۔ تفصیلی لٹریچر مفت

نذیر میڈیکل سٹور۔ دارالیمن ربوہ

پاکستان کے دارالحکومت

اسلام آباد اور راولپنڈی میں

جائیداد۔ پلاٹس۔ کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر فون ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں

المشتہر: داؤد برادرز۔ آب پارہ۔ اسلام آباد فون ۲۲۲۴۴

آپ کی صحت و تندرستی

دانتوں کی روزانہ صفائی پر منحصر ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو تمام امراض سے بچانے، کیڑا لگنے سے روکنے اور دانت سفید اور چمکدار بنانے کیلئے پیور ٹوتھ پیسٹ و تمام ٹوتھ پوڈروں سے مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱/۲۵

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار۔ گول بازار۔ ربوہ

ھوالشافی

اکسیر اپھارہ

کے ہر پیکٹ پر گارنٹی ملاحظہ فرمائیں کہ اگر شفا نہ ہو تو قیمت واپس۔ برسیم کے اپھارہ سے جانور منٹوں میں شفایاب۔ سیزن شروع ہے زمیندار اور کاروباری احباب جلد سٹاک حاصل کر لیں۔ فی پیکٹ ۲/- درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن۔ ۵ درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور، کراچی

ہیڈ آفس۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

پاک ٹمبرز

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

کو ہمیشہ یاد رکھیں!

فون

۶۲۶۱۸

ہر قسم کے پیچیدہ اور دیرینہ امراض مثلاً مالیخولیا، جنون، مراق، مرگی، ہسٹریا، خارش، داد، چنبل، بواسیر، گنج، لوط، آتشک، ذیابیطس، کمزوری اعصاب، دائمی قبض، دمہ، گرمی، نشاستہ اور دیگر مخصوصہ امراض کا سو فیصد کامیاب علاج اور مشورہ کیلئے لکھیں

دواخانہ حکیم عبد العزیز

چک چھٹہ (حافظ آباد) گوجرانوالہ

جرمولین رجسٹرڈ

نئی اور پرانی خارش۔ داد، چنبل۔ کیل چھائیوں اور جلد جلدی امراض کے لئے

زود اثر مرہم۔ ہر دوا فروش سے خریدیں۔ قیمت ایک روپیہ

حمیدیہ دواخانہ

عبداللہ پور لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کی مختصر روداد

۲۸ر دسمبر کے اجلاس اوّل کی بقیہ کارروائی اور اختتامی اجلاس

(۴)

جماعتِ احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد قبل ازیں تین اقساط میں ہدیۂ قارئین کی گئی تھی جلسہ کے آخری روز یعنی ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء کے اجلاس اوّل کی کارروائی کا آخری حصہ اور اُسی روز بعد دوپہر منعقد ہونے والے اختتامی اجلاس کی روداد اس میں درج ہونے سے رہ گئی تھی یہ کارروائی اب ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔ ادارہ اس فروگزاشت پر قارئینِ کرام سے معذرت خواہ ہے۔ تسلسل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۴ ٭

"ذکرِ حبیب علیہ السلام"

۲۸ر دسمبر کے اجلاس اوّل میں انڈونیشین نمائندے جناب یحیٰی پتو صاحب کی تقریر کے بعد محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے "ذکرِ حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر خطاب فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کے حسبِ ذیل سات پہلوؤں پر بہت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی:۔

(۱) والدین کی خدمت اور ان کی اطاعت
(۲) بچوں پر شفقت
(۳) اقرباء سے حُسنِ سلوک
(۴) مخالفین اور غیر مذاہب کے لوگوں سے سلوک۔
(۵) دوستوں کے ساتھ وفاداری اور حُسنِ سلوک۔
(۶) خدّام نوازی
(۷) مہمان نوازی

آپ نے حضور علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کے متعدد ایمان افروز واقعات نہایت وجد آفریں انداز میں بیان فرمائے جنہیں سامعین نے محبت و عشق کے جذبات میں سرشار ہو کر ذوق و شوق کے عالم میں بہت توجہ اور انہماک سے سُنا۔

سیرالیون میں اسلام کی ترقی

اس کے بعد جناب این۔ کے گاما لگا نے جو سیرالیون (مغربی افریقہ) کے پیراماؤنٹ چیف بھی ہیں اپنے ملک کی جماعتِ احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور بہت ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت دس ہزار طلباء جماعتِ احمدیہ کے قائم کردہ پرائمری اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں زیرِ تعلیم ہیں اور اس طرح زیورِ علم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی دَورہ مغربی افریقہ اور "نصرت جہاں سکیم" کے نہایت خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس سکیم کے تحت سیرالیون میں قائم کردہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے ذریعہ پانچ لاکھ سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور بہت بڑی تعداد میں کامیاب اپریشن کئے گئے۔ بالآخر آپ نے مبلغینِ اسلام کی کوشش کو خراجِ تحسین پیش کیا اور پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت فضلِ عمرؓ کے متعلق چند یادیں

نمائندہ سیرالیون کی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت ہیگ نے "حضرت فضلِ عمرؓ کے متعلق میری یادیں" کے موضوع پر واقعاتی رنگ میں نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و شفقت، پُرسوز دعائیں اور ذرّہ نوازی ہی تھی کہ جس کے باعث آپ کو اسلام، مسلمانوں اور بنی نوع انسان کی حتی المقدور خدمت کا موقع ملا اور حضورؓ کی راہنمائی آپ کے لئے عملی زندگی کے ہر شعبہ میں قدم قدم پر مشعلِ راہ ثابت ہوئی۔

آپ نے پچاس سالہ رفاقت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے وابستہ میری یادیں ایک طویل مضمون ہے تاہم حضرت فضلِ عمرؓ کی سیرت اور پاکیزہ اخلاق کے یہ چند واقعات ہی اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ نہایت حسین اور پاکیزہ سیرت رکھنے والے وجود تھے۔

جرمن احمدیوں کا سلام

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کے بعد مغربی جرمنی کے نمائندہ جناب ہدایت اللہ ہبش نے انگریزی زبان میں خطاب کیا اور جرمن احمدیوں کی طرف سے اپنے سب احمدی بھائیوں کو سلام پہنچایا اور جرمنی میں بسنے والی قوم کے قبولِ اسلام کے لئے دعا کی درخواست کی۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک، جمعہ اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو ایک رُوح پرور اختتامی خطاب سے نوازا اپنے اس معرکہ آراء خطاب میں حضور ایدہ اللہ نے جماعت ہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی ایک مہم کا آغاز کرتے ہوئے ایک بہت بڑے منصوبے کا اعلان فرمایا۔ حضور کے اس ولولہ انگیز اختتامی خطاب کا خلاصہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء کے شمارہ میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔ اس خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح ہمارا اکیاسی واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دعا

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر قائد خدام الاحمدیہ پسرور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ انکی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ کریم صاحبہ کوئٹہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے انکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریبِ شادی اور درخواستِ دعا

۶ر جنوری ۱۹۷۴ء کو مکرم مفتی احمد صادق صاحب شاہد واقفِ زندگی کی تقریبِ شادی عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ر جنوری ۱۹۷۴ء کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک ربوہ میں تین ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ امۃ الکریم نزہت صاحبہ بنت محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب واقفِ زندگی کے ساتھ پڑھا تھا۔

مکرم مفتی احمد صادق صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب اور بزرگ صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اِن دنوں گیمبیا میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔

تقریبِ رخصتانہ ۶ر جنوری کو ۴ بجے شام محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے مکان نزہت منزل واقع محلہ دار الرحمت شرقی میں منعقد ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی۔ یہ تقریب مکرم حافظ سمیع اللہ صاحب نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع کی جس کے بعد عزیزہ رشید الدین عبید اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز ۷ر جنوری کو مفتی احمد صادق صاحب کی دعوتِ ولیمہ مکرم کرنل محمد حیات صاحب قیصرانی کی کوٹھی واقع محلہ دار الصدر میں ہوئی جس میں دیگر بزرگانِ سلسلہ، افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احبابِ جماعت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ مہربانی شمولیت فرمائی اور دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اقامۃ الصلوٰۃ یعنی نماز باجماعت کا نام دیا گیا ہے ایمان کے بعد سب سے مقدم عملِ خیر کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ ایک اجتماعی عمل ہے اور مسلم معاشرہ کا ایک لازمی اور بنیادی جزو ہے۔ صرف چند ایک کا باجماعت نماز ادا کرنا کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہر شخص اپنی جگہ نماز باجماعت کا پابند ہو بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس کا پابند بنائے ٭

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ